

9691-قرآن اور طب (میڈیکل)

سوال

میں نے ایک لیچر میں یہ سنا کہ ڈاکٹر اور اطباء یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ بہت سی دوائیں اور بیماریوں کا علاج قرآن کریم کے حقائق پر ریسرچ کرنے کے بعد ایجاد کی گئیں ہیں۔ تو اس بنا پر میرا سوال یہ ہے کہ میڈیکل کے متعلق جو کچھ بھی اس وقت ہمارے سامنے موجود ہے کیا وہ قرآن کریم میں پایا جاتا ہے، یا کہ قرآن مجید میں مزید بھی کچھ ہے جس سے ہم استفادہ کر سکتے ہیں؟

میں یہ اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ میرے ایک ہندو دوست جسے (ویجینیش) کے نام سے پکارا جاتا ہے اس نے یہ سوال کیا آیا قرآن کریم میں کچھ ایسے امور جو کہ مملکت بیماریوں پر قابو پانے کے متعلق ہیں باقی رہ گئے ہیں جن کا انکشاف ابھی تک نہیں ہوا؟۔

پسندیدہ جواب

1-:

اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو زندگی کے ہر معاملہ میں دین کامل دے کر مبعوث فرمایا ہے جیسا کہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا تو آسمان میں اگر کوئی پرندہ بھی اپنا پر ہلاتا ہے تو اس کا بھی علم ہمیں دے کر گئے۔ مسند احمد (20399) دیکھیں مجمع الزوائد (263/8) حیشمی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اسے طبرانی نے روایت کیا اور محمد بن عبداللہ بن یزید المقرئ جو کہ ثقہ ہے کے علاوہ اس کے رجال صحیح ہیں۔

جو اسلام اس لئے آیا کہ لوگوں کی زندگی کی تمام حاجات و ضروریات کو پورا کرے۔

2-:

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جو کچھ آیا ہے وہ قرآن کے بیان کی تکمیل ہے، اور مسلمانوں کے ہاں یہی دو مصدر اساسی ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری مگر اس کا علاج اور دوائی بھی اتاری ہے۔

ابو حریرہ رضی اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری اتاری ہے اس کی شفا اور علاج بھی اتارا ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (5678)

3-:

سائل نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ کچھ مسلمانوں نے بہت سے علاج قرآن کریم سے ایجاد کیے ہیں، تو اس کے متعلق ہم یہ کہیں گے کہ اس میں کچھ مبالغہ آرائی سے کام لیا گیا ہے۔

تو قرآن کریم کوئی علم طب اور نہ ہی جغرافیا اور بیالوجی کی کتاب نہیں ہے جیسا کہ بعض مسلمان یورپیوں کے سامنے کہتے پھرتے ہیں بلکہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو کہ لوگوں کے لئے رشد و ہدایت کا منبہ ہے اور اس کا سب سے بڑا معجزہ اس کی بلاغت اور قوت معانی ہے جو کہ اس کا اصلی اعجاز ہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے دور میں نازل

فرمائی جس میں فصاحت و بلاغت بہت اونچے درجے پر تھی تو اس وقت یہ کتاب انہیں عاجز کرنے کے لئے نازل کی گئی کہ یہ کسی انسان کی طرف سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے۔

تو اس میں کوئی تعجب نہیں اور نہ ہی اس دین میں کوئی نئی چیز ہے، تو دیکھ لیں موسیٰ علیہ السلام کے نشانیاں اور معجزات۔ لاطھی اور ہاتھ کا چمکنا۔ اسی جنس میں سے تھیں جو کہ اس وقت جادو کی شکل میں پھیلا ہوا تھا، اور اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کی دوسری نشانیاں۔ مردوں کو زندہ کرنا، اور برص زدہ اور کوڑھ کے مریض کو صحیح کرنا۔ یہ بھی اسی جنس میں سے تھیں جس میں ان کی قوم ماہر تھی اور ان میں پھیل چکی تھی جسے طب کا نام دیا جاتا ہے۔

تو اس لئے ہم یہ کہیں گے کہ قرآن مجید میں جو سب سے بڑی اور عظیم چیز ہے وہ اس کی فصاحت و بلاغت ہے، تو آج تک اس پر غور فکر اور تدبر کرنے والے علماء کے لئے یہ واضح ہو رہی ہے۔

اور اس کا معنی یہ نہیں کہ اس میں فصاحت و بلاغت کے علاوہ کچھ اور نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انسانی جسم کی ترکیب اور اس کے اعضاء اور اس کے پیدائشی مراحل اور بعض طبعی مظاہر اور اس کے علاوہ اور اشیاء کا بھی ذکر فرمایا ہے۔

اور سائل نے جو علاج کے متعلق بات کی ہے، تو اس کے بارہ میں ہم یہ کہیں گے کہ قرآن کریم تو مومنوں کے دلوں اور بدنوں کی بیماریوں کے لئے شفا ہی شفا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں (شہد) کا ذکر کیا اور یہ بیان کیا ہے کہ یہ لوگوں کے لئے شفا ہے، اور اسی طرح اصل چیز صحت اور امراض سے بچاؤ کا بھی ذکر فرمایا ہے۔

تو جو اس لحاظ سے یہ کہے کہ قرآن کریم میں بہت ساری ادویات کا ذکر کیا گیا ہے لیکن اس کے علاوہ اور کچھ صحیح نہیں بلکہ اس میں بعض مسلمانوں نے مبالغہ اراہی سے کام لیا ہے، اور قرآن کریم کوئی طب کی کتاب نہیں، اور پھر اس وقت ایسے ایسے امراض پیدا ہو چکے ہیں جو کہ پہلے موجود نہیں تھے تو ان کا علاج امراض کے وجود سے قبل ہی کیسے آئے گا۔ سائل کے قول کے اعتبار سے۔؟

:-4

۱۔ قرآن کریم کے شفا ہونے پر ذیل میں چند ایک آیات پیش کی جاتی ہیں :

اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَمِعْنَا الرَّحْمٰنَ یَدْعُوْکُمْ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی الضُّوْرِ ۗ کَذٰلِکَ یُخْرِجُ اللّٰهُ مَن یَّشَآءُ ۗ ۙ اِلَی ضَوْۗءٍ کَرِیْمٍ ۗ﴾ (الاسراء: 82)۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ :

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان : ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَمِعْنَا الرَّحْمٰنَ یَدْعُوْکُمْ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی الضُّوْرِ ۗ کَذٰلِکَ یُخْرِجُ اللّٰهُ مَن یَّشَآءُ ۗ ۙ اِلَی ضَوْۗءٍ کَرِیْمٍ ۗ﴾ اور صحیح یہ ہے کہ یہاں پر (من) جنس کے بیان کے لئے ہے نہ کہ تبعیضیہ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ :

﴿اِنَّکُمْ لَیَوْمَئِذٍ لَّدُوْنِ اللّٰهِ اِلَی ضَوْۗءٍ کَرِیْمٍ ۗ﴾ اس کی شفا آئی ہے۔

تو قرآن کریم تمام قلبی اور بدنی بیماریوں کا علاج اور شفا ہے اور اسی دنیا و آخرت کی بھی دوا ہے، تو ہر ایک اس شفا کا اہل بھی نہیں اور نہ ہی اسے توفیق ملتی ہے، لیکن جب بیمار آدمی علاج کرنے میں صحیح توجہ سے اس علاج پر عمل کرے اور اسے صدق دل اور ایمان و یقین اور اسے قبول اور بختہ اعتقاد اور اس علاج کی شرط پوری کرتے ہوئے اپنی بیماری پر رکھے تو پھر اس کے آگے بیماری کبھی ٹھہری نہیں سکتی۔

پھر یہ بیماری اس کلام اللہ کے آگے کیسے ٹھہر سکتی ہے جو اگر پہاڑوں تر اتارا جاتا تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتے، یا زمین پر اتارا جاتا تو اسے وہ ٹکڑے کر دیتا، تو دلوں اور بدنوں کا کوئی ایسا مرض نہیں جس کے متعلق قرآن کریم راہنمائی نہ کرے اور اس کے سبب اور اس سے بچاؤ کا طریقہ نہ بتائے لیکن یہ سب اس کے لئے ہے جسے اللہ تعالیٰ کتاب اللہ کی سمجھ عطا فرمائے۔ زاد المعاد (352/4)

ب: اور قرآن کریم میں روحوں اور دلوں کا علاج ہے تو جو اس پر صحیح طور پر عمل کرے تو اس کے لئے قرآن کریم امراض اور آفات سے بچاؤ اور انہیں اس کے بدن سے دو کر دے گا، تو اس لحاظ سے بہت ساری امراض کا علاج اور ان کے لئے شفا ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ:

ہم نے ذاتی طور پر اور ہمارے علاوہ دوسروں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے کہ یہ ایسا کام کرتا ہے جو کہ ادویہ حسیہ سے نہیں ہونے بلکہ اطباء کے ہاں تو ادویہ حسیہ اس کے سامنے چیخ ہیں، اور یہ حکمت الہیہ کے قانون سے خارج نہیں بلکہ اس میں داخل ہے، لیکن اسباب کی ایک قسم کے ہیں تو جب دلی طور پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ رابطہ اور لگاؤ ہوگا جو کہ بیماری اور دوائی دونوں کا خالق اور طبیعتوں کا مدبر اور اس میں جس طرح چاہے تصرف کرنے والا ہے تو اس دل کے لئے کچھ ایسی دوائیاں اور علاج بھی ہیں جو جو اللہ تعالیٰ سے اعراض کرنے والے کے دل سے دور ہیں۔

یہ تو سب کے علم میں ہے کہ جب روح قوی اور طاقتور ہو تو نفس اور طبیعت بھی قوی ہو کر بیماری اور سختی کو دور کرنے میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں، تو اس کا انکار اس شخص سے کیسے کیا جاسکتا ہے جس کی طبیعت اور نفس اللہ تعالیٰ کی محبت و انس اور اس کے ذکر سے قوی ہو اور مکمل طور پر سارے اعضاء کو اللہ تعالیٰ کے مطیع کیے رکھے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرے تو اس کے لئے یہ سب سے اعلیٰ اور بڑی دوائی اور علاج ثابت ہوگا اور اسے وہ قوت اور طاقت پہنچے گی جو سب کی سب بیماریوں اور تکلیفوں کو ختم کر کے رکھ دے گی، اور اس کا انکار تو صرف وہی شخص کرے گا جو کہ اجھل الناس اور اللہ تعالیٰ سے بہت ہی زیادہ دور رہنے والا اور حقیقت انسانی سے بھی دور ہو اور اس کے ساتھ ساتھ کثیف النفس بھی ہو۔ زاد المعاد (4/12)

ج: اور قرآن کریم میں سورۃ فاتحہ بھی ہے جو کہ امراض کا علاج ہے۔

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ لوگ سفر پر گئے اور ایک عرب قوم کے ایک قبیلہ کے مہمان بنے تو انہوں نے مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا، (اللہ کا کرنا ایسا ہوا) کہ قبیلہ کے سردار کو کسی چیز نے ڈس لیا تو انہوں نے ہر قسم کا علاج کر دیکھا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا، تو کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر تم اس قافلے والوں کے پاس جاؤ تو ہو سکتا ہے ان کے پاس کچھ ہو، تو وہ لوگ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے اے قافلہ والو ہمارے سردار کو کسی چیز نے ڈس لیا ہے اور ہم ہر قسم کا علاج کر چکے ہیں لیکن اسے کوئی افادہ نہیں ہوا تو کیا تمہارے پاس کوئی علا ج ہے؟ تو صحابہ میں سے ایک نے کہا جی ہاں اللہ تعالیٰ کی قسم میں دم کرتا ہوں، لیکن ایک بات ہے اللہ تعالیٰ کی قسم ہم نے تم سے مہمان نوازی کا تقاضا کیا تو تم نے انکار کیا تو اب میں بھی اس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک تم اس کا معاوضہ نہیں دیتے، تو وہ بخیوں کا ایک ریوڑ دینے پر رضامند ہو گئے، تو وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے ساتھ گئے اور اس پر الحمد للہ رب العالمین پڑھ کر دم کیا تو وہ صحیح اور ہشاش بشاش ہو گیا گویا کہ اسے کسی چیز نے جکڑ رکھا ہو وہ اب وہ اس سے آزاد ہوا ہو اور بغیر کس تکلیف کے چلنے پھرنے لگا۔

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: انہوں نے اپنے اس وعدہ کو پورا کرتے ہوئے بکریاں دے دیں، صحابہ میں سے ایک نے کہا کہ اسے تقسیم کرو، تو جس نے دم کی تھا وہ کہنے لگا یہ کام اس وقت نہ کرو جب تک کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اس کا بتا نہ لیں اور پھر جو وہ حکم دیں اس پر عمل کریں۔

صحابہ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس کا تذکرہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے کہ تجھے کیسے پتہ چلا کہ یہ دم ہے؟ پھر فرمایا تم نے صحیح کام کیا ہے اسے تقسیم کرو اور اس میں اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھنا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (2156) صحیح مسلم (2201)۔

قلبت: یہ ایک بیماری یا ایسی درد ہے جس سے انسان لوٹ پوٹ ہونے لگتا ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ سورۃ فاتحہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ:

اور جسے توفیق ملے اور اور وہ نور بصیرت کی بصارت سے اس سورۃ کو دیکھے تو اسے اس سورۃ کے رازوں اور اس میں جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اللہ تعالیٰ کی ذات اور اسماء و صفات کی معرفت بیان کی گئی ہے وہ ملے گی اور اسی طرح شریعت اور تقدیر اور روز قیامت کا ثبوت مہیا ہوگا اور اسی طرح اسے توحید ربوبیت اور الوحیت کا بھی علم اور یہ بھی پتہ چلے گا کہ اللہ تعالیٰ پر ہی مکمل توکل اور سب معاملات بھی اسی کے سپرد کئے جائیں اور سب قسم کی حمد و ثنا اور سارے کا سارا امر و حکم اسی کی ہے اسی کے ہاتھ میں ہر قسم کی بھلائی اور اسی کی طرف سب معاملے ملتے ہیں۔

اور وہ ہدایت جس میں دارین کی سعادت پنہاں ہے وہ بھی اسی سے طلب کی جائے، اور دارین میں مصلحتوں کا حصول اور فساد سے بچنے کا علم ہوگا اور مکمل اور مطلق انجام اور مکمل نعمتیں اس کے ساتھ معلق ہیں اس کی تحقیق پر موقوف ہیں۔

بہت سی دوائیوں اور علاج اور دم سے اس نے غنی کر دیا ہے ان کی ضرورت نہیں رہی، اور اس کے ساتھ بھلائی اور خیر کے دروازے کھلتے اور شر کے دروازے بند ہوتے ہیں۔ زاد المعاد (347/4)۔

د:

اور اسی طرح قرآن کریم میں حفظان صحت کے اصول بھی ذکر کئے گئے ہیں:

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں:

طب کے تین اصول ہیں: حمیہ یعنی بچاؤ، حفظان صحت، ضرر اور نقصان دہ مادہ کو باہر نکالنا۔

اور اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کے لئے اپنی کتاب میں تین جگہ پر جمع کیا ہے:

اللہ تعالیٰ نے مریض کو ضرر اور نقصان ہونے کی صورت میں پانی استعمال کرنے سے بچنے کا کہتے ہوئے فرمایا:

﴿أَوْرَاكُمْ بِمَاءٍ هَؤُلَاءِ مِنْكُمْ يَسْتَمِعُونَ مِنْكُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الَّذِينَ لَا يَأْتُونَ الْبَنَاتِ﴾ النساء (43) اور سورۃ

المائدہ (6)۔

تو مریض کے بچاؤ کے لئے اسی طرح تیمم مباح قرار دیا جس طرح کہ پانی نہ ملنے والے کے لئے مباح ہے۔

اور حفظانِ صحت کے متعلق فرمایا :

﴿لکین جو تم میں سے مریض ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی کو پورا کرے﴾۔ البقرة (183)۔

تو مسافر کی حفظانِ صحت کے لئے رمضان میں روزہ نہ رکھنا مباح قرار دیا تا اس پر روزہ سفر میں مشقت نہ بن جائے جس کی وجہ سے سفر میں اس کی قوت اور صحت میں کمزوری واقع ہو۔

اور محرم کے لئے سر منڈا کر ضررِ روالی چیرہ کو دور کرنے اور استفرغ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

﴿اور تم میں سے جو بیمار ہو، یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (جس کی وجہ سے سر منڈالے) تو پرفیہ ہے خواہ روزے رکھ لے خواہ صدقہ دے دے یا پھر قربانی کرے﴾۔ البقرة (196)۔

۔

تو اللہ تعالیٰ نے مریض اور وہ محرم جس کے سر میں کوئی تکلیف ہو اسے سر منڈا کر اسے مادہ فاسدہ اور ردیٰ قسم کے بخارات جس کی بنا پر جو نہیں پیدا ہوتی ہیں سے استفرغ کا حکم دیا ہے،

جیسا کہ کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہوا، یا پھر اس سے کوئی اور بیماری پیدا ہوتی ہو۔

تو طب کے یہ ہی تین اصول اور قاعدے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے ہر جنس سے اس کی صورت ذکر فرماتے ہوئے اپنے بندوں پر جو نعمتیں کی ہیں اس پر تہنید فرمائی ہے اور اس سے بچاؤ اور ان

کی حفظانِ صحت اور فاسدہ مواد کے استفرغ کا حکم ہے جو کہ اس کی اپنے بندوں پر رحمت و مہربانی اور شفقت ہے اور اللہ تعالیٰ مہربان اور رحمت کرنے والا ہے۔ زاد المعاد (1/164)۔

(165)۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

ایک مرتبہ میں نے مصر میں اطباء کے ایک رئیس سے گفتگو کی تو وہ کہنے لگا : اللہ تعالیٰ کی قسم اس فائدہ کو جاننے کے لئے اگر میں یورپ کا سفر بھی کرتا تو وہ بھی کم تھا، یا اس نے جس طرح کہا

۔ اغاۃ اللہمان (25/1)۔

ہ : قرآن کریم میں شہد اور اس کے شفا ہونے کا ذکر۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ان کے پیٹ سے رنگ برنگ کا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے﴾۔ النحل (69)۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پینے میں بھی ایسا اکل اور کامیاب طریقہ تھا جس میں حفظانِ صحت کے اصول کو مد نظر رکھا گیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہد میں ٹھنڈا پانی ملا کر پیتے تھے، تو اس میں

جو صحت کی حفاظت ہے اسے ماہر طبیب ہی جانتے ہیں۔

اور اسی طرح ہمارے شہد کا استعمال بلغم کو خارج کرتا اور معدہ کے روں کی صفائی اور معدہ کی چپک میں زیادتی کرتا اور اس سے فضلات کو دور کرتا، اور اس میں اعتدال پیدا کرتا اور سدوں کو کھولتا ہے۔

اور اسی طرح مثانہ اور گردوں میں بھی یہی عمل دہراتا ہے، اور معدہ میں داخل ہونے والی جتنی بھی میٹھی اشیاء ہیں ان میں سب سے زیادہ نفع مند شہد ہی ہے۔

اور صفراوی طبیعت کے مالک کو بخار کی حالت میں نقصان دے سکتا ہے، بخار اور صفراء کی حدت میں اضافہ کرتا اور ہو سکتا ہے اسے ہیجان انگیز بنا دے، تو ایسی طبیعت کے مالک افراد کے لئے اس وقت فائدہ مند ہوگا جب شہد میں سرکہ ملا لیا جائے تو ان کے لئے بہت ہی زیادہ نفع مند ثابت ہوگا، اور چینی وغیرہ کے شربت پینے سے شہد پینا بہت زیادہ مفید ہوگا اور خاص کر ان لوگوں کے لئے جو کہ اس قسم شربت پینے کے عادی نہ ہوں، اور نہ ہی ان کی طبیعت ان سے مانوس ہو تو اگر وہ یہ مشروبات پی بھی لیں تو انہیں شہد کے شربت کی طرح تھوڑا سا بھی فائدہ نہیں ہوگا جس طرح کہ شہد سے ہوتا ہے، اور اس میں اصل چیز عادت ہے جو کہ اصول کو بناتی اور گرتی ہے۔

اور شہد میں جب دو صفتیں جمع ہو جائیں یعنی شہد کی مٹھاس اور بارد پن تو بدن کے لئے اس سے زیادہ بہتر اور مفید کوئی چیز نہیں اور اس سے بڑھ کر کوئی اور صحت کا محافظ نہیں ہے، اور روح، قوی اور دل اس کو بہت پسند کرتا اور جب پھر اس میں یہ دو صفتیں ہوں تو پھر غذا نیت سے بھر پور اور اسے اعضاء تک بہت احسن طریقے سے پہنچاتا ہے۔ زاد المعاد (224/4)۔

(225)

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

اور شہد میں بہت عظیم فائدے ہیں :

انٹریوں اور رگوں وغیرہ کی صفائی کرتا ہے، کھانے اور لپک کرنے سے رطوبات کی تحلیل ہوتی ہے، بوڑھوں اور بلغم والوں اور جن کا مزاج ٹھنڈا اور تر ہو ان کے لئے نافع ہے، یہ طبیعت کے لئے ملین اور عضلات کو طاقت بخشتا ہے، اور ناپسندیدہ ادویات کی کراہت کو ختم کرتا، سینے اور جگر کی صفائی کرتا ہے، مدربول اور بلغمی کھانسی کے لئے مفید ہے۔

اور جب شہد عرق گلاب میں گرم کر کے پیاجائے تو افیون پینے اور جانوروں کی چیز پھاڑنے سے نفع دیتا ہے، اور اگر پانی میں شہد ملا کر پیاجائے تو باولے کتے کے کاٹے ہوئے کو اور بلاک کر دینے والی جڑی بوٹی کے کھائے ہوئے کو فائدہ دیتا ہے۔

اور اگر شہد میں تازہ گوشت ڈال دیا جائے تو وہ تین مہینے تک تازہ رہتا ہے، اور اسی طرح اگر اس میں کھیرے اور ککڑی، کدو اور بیگن اور سبزی وغیرہ ڈال دیا جائے تو اس کو چھ ماہ تک تازہ رکھتا ہے، اور اسی طرح میت کے بدن کی بھی حفاظت کرتا اور اسے حافظ اور امین کا نام دیا جاتا ہے۔

اور اگر شہد کو جوں والے بدن اور بالوں پر ملا جائے تو انہیں مار ڈالتا اور ان کے انڈوں کا خاتمہ کر دیتا ہے اور بالوں کو لمبا اور نرم اور حسین بناتا ہے، اور اگر اسے آنکھوں میں ڈالا جائے تو بینائی کو صاف کرتا ہے، اور اگر دانتوں پر ملا جائے تو انہیں صفید اور صاف کرتا اور دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت کرتا ہے، اور رگوں کا منہ کھولتا اور مدد رحیض ہے۔

اس کا ہمارے چائنا بلغم کو خارج کرتا اور معدہ کے روں کی صفائی اور اس سے فضلات کو دور کرتا، اور اس میں اعتدال پیدا کرتا اور سدوں کو کھولتا ہے، اور اسی طرح مثانہ اور گردوں میں بھی یہی عمل دہراتا جگر اور تلی کے سدوں کو ہر میٹھی اشیاء سے کم نقصان دہ ہے۔

اور یہ شہد ان سب کچھ کے ساتھ ساتھ خراب ہونے سے مامون اور قلیل الضرر ہے، صفراوی طبیعت کے لوگوں کے لئے بخار کی حالت میں ان کے لئے نقصان دہ ہے لیکن یہ نقصان اسے سرکہ میں ملا کر استعمال کیا جائے تو دور ہو جاتا ہے، تو اس طرح اس حالت میں بھی بہت ہی مفید ہوگا۔

تو یہ شہد غذا کے ساتھ غذا اور دواؤں کے ساتھ ایک دوائی اور شربت میں سے ایک شربت اور مٹھائی میں ایک مٹھائی اور طلاء میں سے ایک طلاء کی حیثیت رکھتا اور مفرحات کے ساتھ ایک مفرح ہے، تو اس معنی میں کوئی اور چیز ایسی نہیں جو کہ ہمارے لئے اس سے افضل پیدا کی گئی ہو اور نہ ہی اس کی مثل اور نہ ہی اس قریب کی۔

قداء تو اس پر ہی بھروسہ کرتے تھے بلکہ قداء کی کتب میں تو چین اور شوگر کا نام تک نہیں ملتا اور نہ ہی اسے وہ جانتے تھے کیونکہ یہ تو ابھی ایک نئی ایجاد ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے پانی کے ساتھ ہمارے استعمال کیا کرتے تھے، جس میں ایک ایسا راز اور سر ہے جو کہ ایک ذہین و فطین ہی سمجھ سکتا ہے۔ زاد المعاد (33/4-34)۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔